© rasailojaraid.com

کون سا ''نظام'' چاہتے ہیں؟

عبدالمنان معاویہ

جولائی کے پہلے عشرہ میں چیچہ وطنی کا سفر درپیش ہوا۔ میں جب بھی چیچہ وطنی اپنے ماموں کے ہاں جاتا ہوں تو محترم عبداللطیف خالد چیمہ صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ کے ہاں ضرور حاضری دیتا ہوں۔ اس بار بھی جب چیمہ صاحب کے ہاں حاضر ہوا اور ملاقات کے شرف سے مشرف ہوا تو دورانِ گفتگو چیمہ صاحب نے اچانک پوچھا، آج کل کون سا نظام چاہتے ہیں؟ پھر کچھ دیر بعد گویا ہوئے کہ حافظ ارشاد احمد صاحب دیوبندی ظاہر پیر والے آج کل کون سا نظام چاہتے ہیں؟ میں نے عرض کی کہ حضرت بات کی کچھ تشریح فرما دیں۔ ''نظام'' سے آپ کی کیا مراد ہے؟ فرمایا بڑا وسیع المعنی لفظ ہے لیکن واپڈا والوں کا نظام درست ہونے (مطلب بجلی آنے دیں) دیں پھر بات کرتے ہیں۔ ان کی خاموشی کے بعد میں سوچنے لگا کہ شاید ملکی نظام پر بات کر رہے تھے۔ لیکن ہمارے ملک میں تو کوئی نظام ہے ہی نہیں، نہ عوام کے لیے نہ خواص کے لیے، سب بے نظامے ہیں۔ وکلاء اور جسٹس حضرات عدلیہ کی آزادی کا نظام چاہتے ہیں۔ سابقہ حکومت نے عدلیہ پر قدغن لگائی حالیہ حکومت بھی اپنے پیش روؤں کی روش اپنائے ہوئے ہیں۔ پی جمہوریت کی آغوش میں بیٹھے ہوئے تسلیاں، خوشخبریاں دیتے رہتے ہیں اور دیتے رہیں گے۔ لیکن قاضی القضاۃ افتخار چودھری سمیت محسنِ پاکستان فخرِ قوم جناب ڈاکٹر عبدالقدیر خان جس حال میں تھے تقریباً ویسے ہی ہیں۔ اگر ہمارے ملک میں کوئی نظام ہوتا تو ڈاکٹر عبدالقدیر صاحب ناکردہ گناہ کی سزا نہ پاتے۔ ہمارے ایک دوست دوبئی وزٹ پر گئے۔ ان کے واپس آنے پر راقم نے پوچھا کہ وہاں کون سا نظامِ حکومت ہے؟ انھوں نے بتایا بادشاہت۔ راقم نے پوچھا کہ جمہوریت اور بادشاہت میں کون سا نظام صحیح ہے؟ انھوں نے بتایا کہ جس نظام میں عوام خوشحال ہو۔ دوبئی کے عوام شیخ زید مرحوم کا نام لیتے ہی پھوٹ پھوٹ کر رونے لگ جاتے ہیں۔ وہاں کی عوام خوش ہے جب کہ ہمارے ملک میں عوام غربت سے خودکشیاں کرتی نظر آتی ہے۔ کہیں کوئی نوجوان بچوں کو ذبح کرتا نظر آتا ہے۔ کہیں کوئی ماں بچوں سمیت خودکشی کرتی نظر آتی ہے۔ روٹی، کپڑا اور مکان کا نعرہ بلند کرنے والے شاید بلند و بالا عمارتوں میں پہنچتے ہی اس نعرہ کو بھلا دیتے ہیں۔ ہواؤں میں گاڑیاں چلانے کے شوقین اگر غریب کے گھر کا چولہا جلانے کی فکر کریں تو شاید خودکشی کرنے والوں میں کچھ کمی آئے۔ روٹی، کپڑا اور مکان کا نعرہ لگانے والے بھی سچے ہیں کہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ملک میں آٹے کا شدید بحران ہے جس کی وجہ سے روٹی غریب کو مہیا کرنا ناممکن ہے۔ سابقہ فرعون پنجاب جو علماء کرام سے کہتا تھا کہ میرا دل کرتا ہے کہ اس سانپنی ہی کو ماردوں جو بچے جنتی ہے۔ (یعنی مدارس ختم کردوں) اور موسیٰ علیہ السلام کے دور کے فرعون کی طرح سیکڑوں بے گناہ نوجوانوں کو جعلی پولیس مقابلوں میں شہید کروا ڈالا۔ آج مسیحا کے روپ میں پھر آ چکا ہے۔ اب کے کیا گل کھلائیں گے دیکھیے؟

سزائے موت کا قانون بدلنے کا فیصلہ انھوں نے کیا جو اپنی قائد کے قاتلوں کو بدترین سزا دینے کے خواہاں ہیں۔ شاید پاکستان ہی وہ واحد ملک ہے جو اسلام کے نام پر معرضِ وجود میں آیا۔ ہائے افسوس! دس لاکھ جانوں کی قربانی سے وجود میں آنے والے ملک میں مکمل اسلامی نظام تو نہ آیا لیکن اسلامی قانون کو ختم کیا جا رہا ہے۔

قادیانیت کو کافر قرار دینے کا سہرا جناب ذوالفقار علی بھٹو مرحوم کے سر ہے لیکن آج اُن کی پارٹی قادیانیت نوازی میں سب سے آگے ہے۔ بعض دور اندیش حضرات کہہ رہے ہیں کہ سزائے موت قادیانیوں کی وجہ سے ختم کی گئی ہے۔ لفاظی کی حد تک پرویز مشرف کی مخالفت کی جا رہی ہے۔ حالانکہ تقریباً اُن کی تمام پالیسیوں پر عمل کیا جا رہا ہے۔ ہمارے ایک عزیز فوج میں افسر تھے۔ ہم نے ان سے پوچھا کہ اب نئی حکومت کی پالیسی کے تحت آپریشن ہو رہا ہے یا سابقہ حکومت کی پالیسی کے مطابق؟ وہ کہنے لگے کہ جنرل پرویز مشرف کی پالیسی کے تحت ڈالرز کمائے جا رہے ہیں۔ انھوں نے مزید بتایا کہ ہزاروں فوج کے جوان شہید ہو چکے ہیں۔

جس ملک میں عدلیہ آزاد نہ ہو، بجلی، آٹے کا شدید قسم کا بحران ہو، غریب خود کشیاں کرنے پر مجبور ہوں، صرف ڈالرز کمانے کے لیے اپنے ہم وطنوں کو گولی کا نشانہ بنایا جاتا ہو۔ جس ملک میں علماء کرام کو دن دیہاڑے شہید کرنے والے دندناتے پھر رہے ہوں، اُس ملک کا کیا نظام ہوگا؟

جس ملک میں عوامی نمائندے ہی عوام کے دشمن ہوں، وہاں کے عوام کیسے خوش رہ سکتے ہیں۔ جس قافلہ کا رہبر ہی رہزن ہو، اُس کے لٹنے میں کسے شک ہو سکتا ہے۔ ملک پاکستان میں صدر، وزیر اعظم سے لے کر ایک عام چپڑاسی تک سب کو اپنے اپنے پیٹ کی فکر ہے۔ کسی کو دوسرے کی یا ملک کی پروا نہیں۔ تو پھر خدا ہی حافظ ہے اس ملک کا۔

اسی اثناء میں بجلی آ گئی تو پھر میں نے چیمہ صاحب سے ''نظام'' کی کچھ تشریح چاہی تو انھوں نے فرمایا کہ یہاں ہر بات میں لفظ ''نظام'' استعمال کیا جاتا ہے۔ گویا کہ یہ اُن کا تکیہ کلام ہے۔ بہر کیف، چیچہ وطنی میں چیمہ صاحب کے زیر اہتمام مجلس احرار اسلام کا دفتر دیکھ کر دلی خوشی ہوئی اور اُس دفتر کا نہایت اچھا نظام سونے پہ سہاگہ ہے۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ کارکنانِ احرار کو زیادہ سے زیادہ ہمت دے تاکہ وہ مزید بہتر طریقے سے دینی کام کر سکیں کر سکیں۔ (آمین)

© rasailojaraid.com